

الْأَصْلُوْةَ وَالشَّادِمَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى الرَّبِّ وَأَنْهَا بِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

کچھیں میں اپاں مہمان ناہیں
ناقصان لپکوں کے لئے باخوا

آئیے روشنی حاصل کریں

از کتاب مبست طاب
مسکن حضرت دانیٰ حجت بن

الْحَسَنِ مُحَمَّدِ قُضْوَاحِ حَمْدَنِ فَادِي

کرمانوالہ بہر شاپ

دوستانہ سیفی

دسمی 2008ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
(النَّعَار)

کچھ بخشش نے عالم مظاہر فوراً ناقصاں را پیر کہاں کاملاً راحنا

لئے دشی جعل کیں

از لاتب تطب

مسک خست دانج بخشن

الماجِ مُحَمَّد قُضْوَاهِمَ حَمْدَشِي فَادِی
علَمَ وَلَنَا

دوکان شمارہ ۲، دربار مقارہ کیٹ لامور

کمانو والہ بہ شاپ

Nafselislam

Spreading The True Teachings Of Quran & Sunnah

فہرست مضمائیں

صفہ نمبر	مضموم	نمبر شمار
8	اتباع رسول ﷺ کی برکت اور حجت حدیث	1
8	حضور ﷺ حاضر ناظر ہیں	2
9	حضور ﷺ وسیلہ ہیں	3
9	حضور ﷺ کا دور سے دیکھنا اور سننا	4
10	حضور ﷺ بے شل ہیں	5
11	حضور ﷺ کی شفاعت	6
11	پابندی سنن کی ترغیب	7
12	اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی چاپیاں عطا فرمائیں	8
12	حضور ﷺ سے نسبت کی برکت اور بال مبارک کی شان	9
13	معراج انبیٰ ﷺ	10
14	علم غیب	11
14	ولی کی وسعت نظر	12
15	حضرت حارش کی وسعت نظر	13
15	شیخ کو مرید کے تمام احوال سے واقف ہونا چاہیے	14
16	نگاہ ولی میں ناشر	15
16	ولی ولیوں کے محمد جانے ہیں	16

بیقیٰ نام کرما

حضرت سید محمد اعیل شاہ بخاری

لعل و حضرت کرمانوال شاہ نایاب حضرت کرمانوال مشریف۔ بیکارہ



بیقیٰ
لعل

پیر طیب علی شاہ
بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوال شریف

بیکارہ محفوظ امین

قیمت ۱۲ روپے

ذرا پری

حاجی النعم اللہی طیبی نقشبندی برکاتی

شان اول

کم اپریل 2004ء صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

زیر اہتمام

سمیع اللہ برکتے

تعارف مصنف

آقائے دو عالم ﷺ کا فرمان ذیلیان ہے کہ العلماء ورثة النبیاء عصر حاضر میں اس فرمان مبارک کا صحیح مصدق جن مبارک ہستیوں کو کہا جا سکتا ہے ان میں ایک نمایاں نام شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد مقصود احمد حنفی قادری دامت برکاتہم کا ہے جنکی زندگی کا ایک ایک لحد اسوہ نبوی کی تفسیر نظر آتا ہے جو یقیناً آپ کے والدین اور اساتذہ کی تربیت کا نتیجہ ہے

آپ شیخ رحیم یار خان حنفی میں شامل یافت پور کے ایک قصبہ خانبلہ میں ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوئے اور اپنے زمانے کے بہترین اہل علم و فن سے اکتساب کیا جن میں غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی شیخ القرآن علامہ عبد الخور ہزاروی حافظ الحدیث سید جلال الدین شاہ صاحب ہمکھنی شریف اور امام المناطق حضرت علامہ عطاء محمد بندیوالوی حصی نامور سنتیان شامل ہیں۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس دولت علم تو وافر ہے مگر دوسروں تک اس دولت کو پہنچانے اور اس علم کو سینوں میں اتنا رنے کا ملکہ نہیں اور گفتار میں سلاست، فصاحت اور بالاغت نہیں۔ اگر کوئی گفتار کا غازی ہے تو کردار سے عاری اور علم کے مطابق عمل سے خروم ہے لیکن اگر حضور شیخ الاسلام کی ذات والا صفات کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ قدرت نے کس فیاضی کے ساتھ آپ کو ان تمام خصوصیات سے نوازا ہے اگر آپ کو منتدبریں پر دیکھا جائے تو عقلیٰ نعلیٰ علوم پر ایسی دسترس کے حقیقتاً جامع المعقول والمحتقول کا لقب آپ کو بھجا ہے اور اگر آپ کو منبر خطابت پر دیکھا جائے تو گفتگو ایسی جامع کہ اہل علم اور اہل ذوق بھی ہدیٰ و افراد حاصل کریں اور علمی و مطلقی نکات اتنے آسان پیرائے میں بیان فرماتے ہیں کہ سادہ آدمی بھی تکمیل طور پر سمجھ لے اثر آفرینی کا پیغمبر عالم ہے آپ کی بات صرف سینوں میں نہیں بلکہ قلب و روح میں ارتjacati ہے آپ کی گفتگو میں صرف الفاظ ہی نہیں بلکہ قیشان نظر بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ آپ داد م ظاہری کے ساتھ ساتھ روحانیت کے بھی اعلیٰ و ارفع مقامات پر فائز ہیں

کچھ میں ہی آپ نے شیخ المشايخ حضرت خواجه روح محمد صاحب علیہ الرحمۃ کے دست حق

16	کشف القلوب	17
17	حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مرشد پاک کا کشف	18
17	ولی غائب پر مطلع ہو سکتا ہے	19
17	ولی کی وقت سامنہ	20
17	تصرات اولیاء	21
18	تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی	22
18	ولی کا ہوا پر تصرف	23
18	ولی کا پانی پر تصرف	24
19	درندوں پر ولی کا تصرف	25
19	مزارات کی زیارت اور چلہ	26
19	قبور اولیاء سے استمداد، اگلی زیارت، ان پر چلہ کشی، ان سے مرادیں مانگنا، اولیاء کا وسیلہ اور مزارات پر چادر چڑھانا	27
19	پتھروں پر ولی کا تصرف	28
20	قبور اولیاء سے استمداد اور ان سے مرادیں مانگنا	29
20	ولی کے مزار کی مجاورت اور مزار کی چادر	30
21	خاص مقام یا بزرگ کی زیارت کے لیے سفر جائز ہے	31
21	غیر اللہ سے مدد مانگنا	32
22	حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی شان	33
22	تقلید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	34
23	امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر	35

پرست پر بیعت کی اور جب آپ نے حضرت غزالی زمان سے دورہ حدیث شریف پڑھا تو انہوں نے آپ کو سند حدیث کے ساتھ ساتھ چاروں سلاسل طریقت میں خلافت و اجازت بھی عطا فرمائی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسوقت آپ کی عمر صرف 17 سال تھی۔ آپ کی فطری استعداد اور روحانی قوت پر واز کو دیکھتے ہوئے اولیائے کاملین کی توجہات بڑھتی رہیں۔ اور بعد ازاں حافظہ سید جماعت علی شاہ صاحب کے لخت جگہ پیر سید علی حسین شاہ صاحب نے آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں خلافت سے نوازا۔ جب آپ حرمین شرقین کی حاضری کے لئے گئے تو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدینی نے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں خلافت عطا فرمائی اور وہیں پر ملک شام کے ایک عظیم المرتبت بزرگ شیخ ابراہیم شاذی نے آپ سلسلہ علمہ شاذیہ میں بھی خلافت سے نوازا، اسکے علاوہ آپ سلسلہ عالیہ رفاعیہ میں بھی مجاز ہیں مگر مراجع پر انوار قادریہ کا غلبہ ہے اور عموماً اسی مشروب سے طالبوں کو سیراب فرماتے ہیں اور اسوقت تک ہزاروں افراد آپ کے دست اقدس پر بیعت کر چکے ہیں آپ کا حلقة ارادت دنیا کے تمام برعاظموں میں پھیلا ہوا ہے۔

اپنے تمام تبلیغی، روحانی اور سرکاری مصروفیات کے باوجود آپ نے تصنیف و تایف کی طرف بھی توجہ فرمائی اور مختلف موضوعات پر قلم اندازیا۔ بالخصوص تفسیر قرآن کے حوالے سے پہلے پارہ کی تفسیر الفیہان کے نام سے منظر عام پر آچکی ہے زیر نظر تایف اس لحاظ سے انفرادیت اور اہمیت کی حامل ہے کہ اس میں آپ نے حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے نقطہ نظر کو پیش کیا گیا ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے ملک کو انہی کی تصنیف لطیف سے بیان فرمایا ہے اور صرف کشف الحجوب کے اقتباسات نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے مگر اختصار کے باوجود آپ کی یہ تایف کسی بھی طبع سلیم کیلئے کافی و وافی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک رسالے کو اتحاد امت کا ذریعہ بنادے اور ہمیں حضور شیخ الاسلام کے علوم و فتوح سے دامہ فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين

صاحبزادہ قاضی جوید الدین قادری
۷ صفر المظفر ۱۴۲۵۔ سوموار

پیش لفظ

موجودہ دور میں ہر شخص دعوے دار ہے کہ اسکا ملک حق ہے۔ اور باقی تمام ممالک باطل ہیں اور انکے عقائد، نظریات اور تشریحات دین اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں جدید علوم سے بہرہ و رطبہ با شخصیں اور ان پڑھ طبقہ بالعموم مذبذب اور قاتم خافش اسیں جتنا ہیں کہ وہ کون سا ملک اختیار کریں ان حالات میں وہ کسی مستند اور معتبر علمی عالم دین کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے وہ اسلام کی حقیقی روح کے مطابق رہنمائی حاصل کر کے ملک حق کو اختیار کر سکیں اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے عالم اسلام کی مسلمہ علمی و روحانی شخصیت حضرت مندوم السید ابو الحسن علی بن عثمان الجبویری الجلابی المعرف پر حضرت داتا شیخ بخش علیہ الرحمۃ کی کتاب کشف الحجوب سے رہنمائی حاصل کی گئی تھی تاکہ حق واضح ہو جائے اور ان کی تعلیمات سے روشنی حاصل کر کے گم گشتہ راہ طبقات سیدھے راستے پر چل کر اپنی عاقبت کو ستوار سکیں اور بارگاہ خداوندی میں سرخو ہو سکیں بر صیر پاک وہند میں حضرت داتا شیخ بخش علیہ الرحمۃ کی شخصیت تمام مکاتب فکر میں مسلمہ حیثیت رکھتی ہے اور ہر عقل سلیم کا مالک آپ کی تعلیمات کو مشعل راہ و نشان منزل سمجھتا ہے اس مختصر سے رسالے کو ملک حضرت داتا شیخ بخش علیہ الرحمۃ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس میں موجودہ دور کے مسئلکی اختلافی مسائل کے بارے میں حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے نقطہ نظر کو پیش کیا گیا ہے۔

نوٹ: کشف الحجوب فارسی زبان میں ہے عوام کے افادہ کیلئے فارسی عبارت کی وجاء اسکے اروہ ترجمہ شیخ مطلوب پر اتفاقہ کیا گیا ہے اور آخری صفحہ پر مختلف کتب سے امام عظیم علیہ الرحمۃ کے بارے میں تحریر پیش کی گئی ہے۔

محترم تصویب احمد جوہری

خطیب جامع مسجد دربار حضرت داتا شیخ بخش علیہ الرحمۃ لاہور پاکستان

اتباع رسول ﷺ کی برکت اور جیت حدیث

مشائخ میں سے ایک شیخ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سے گزار تو میں نے دیکھا کہ لکڑی کے ایک پیالہ سے جو ایک پتھر کے نیچے رکھا ہوا تھا دو حصے جاری ہو گئے جن میں سے ایک دو دھکا تھا اور دوسرا شہد کا۔ میں نے کہا اللہ اللہ شیخ یہ درجہ آپ کو کہاں سے مل گیا؟ فرمایا! محمد ﷺ کی متابعت سے پھر فرمایا اے یہا! موی علیہ السلام کی قوم اگر چنان کے خلاف تھی لیکن اسکے باوجود ایک پتھر نے انہیں پانی دیا۔ حالانکہ موی علیہ السلام کو درجہ محمد ﷺ حاصل نہ تھا۔ تو پھر میں جو کہ محمد ﷺ کی متابعت کرتا ہوں۔ مجھے اگر پتھر نے دو دھکا اور شہد دے دیا ہے تو اسی میں تجسب کی کوئی بات ہے؟

(تاج مطلوب ترجمہ کشف الحجب ۱۶۳)

معلوم ہوا

- ۱۔ اولیاء کرام کے نزدیک حضور ﷺ کا اتباع باعث برکت ہے
- ۲۔ حضور ﷺ کے ارشادات عالیہ جنت ہیں۔
- ۳۔ اتباع رسول ﷺ کی برکت سے اللہ تعالیٰ غیب سے رزق عطا فرماتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضروناظر ہیں

اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق حضور ﷺ حاضر بروحہ اور ناظر بصرہ ہیں۔ یعنی آپ کا جسم پاک قبرانوار میں ہے اور روح پاک کائنات کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اور آپ اپنی قبرانور سے کائنات کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں آپ کا بدن مبارک بظاہر تو اس دنیا میں ہوتا تھا لیکن روح عالم ملکوت میں پہنچ جاتی تھی۔

(تاج مطلوب ترجمہ کشف الحجب ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا وللَا خَرَةٌ خَيْرٌ لِكَ مِنَ الْأُولَى
مذکورہ حوالہ کا تعلق عالم دنیا سے ہے اس وقت حضور ﷺ عالم بزرخ میں ہیں جو کہ حضور ﷺ کے حنفی میں عالم دنیا سے بہت بہتر اور افضل ہے اگر حضور ﷺ کا جسم بقول داتا صاحب دنیا میں ہوتا تھا اور روح عالم ملکوت میں تو عالم بزرخ میں جسم انور کا قبرانوار میں ہونا اور روح کا دنیا کے تمام ذرات میں موجود ہوتا بطریق اولی ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وسیلہ ہیں

اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتوں کا وسیلہ ہیں۔ بخاری شریف میں ہے ان لہے یعطی و انا القاسم اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں (اکنی نعمتوں کو) تقسیم کرتا ہوں۔

حضرت داتا صاحب نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے
جریل کو لے لیجئے کہ ہزار ہا برس تک خلعت میں محرومادت رہے اور ان کو جو عظیم ترین خلعت نصیب ہوئی وہ کیا تھی؟ حضرت محمد ﷺ کی حاشیہ برداری کا شرف! کہ شب میزبان میں انہیں حضور ﷺ کے براق کی خدمت پر مأمور کیا گیا۔

(تاج مطلوب ترجمہ الحجب ۲۸۸)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دور سے دیکھنا اور سننا

اعضور امام اہلسنت محمد دو دین و ملت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

لے تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کو اپنی کتاب الدوّلة الْكَرِيمَةَ میں بیان فرمایا ہے

دورو نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان حل کرامت پ لامکوں سلام

حضرت دامت صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کیا تھے یاد ہیں؟ کہ جبیب

رضی اللہ عنہ کو جب کفار کے نتھی دار پر لکھایا تو رسول اللہ ﷺ مدینہ میں مسجد میں

تشریف فرماتھے اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے اور جو کچھ جبیب کے

ساتھ ہو رہا تھا سماج کو بھی بتاتے تھے حضرت خبیب نے بھی حضور ﷺ کو دیکھا اور

آپ کو سلام کہا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ سلام حضور ﷺ کے کالوں تک پہنچا دیا۔ اور سلام کا

جواب حضرت خبیب کو بھی سنوا۔

حضرت دامت صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہیں کہا جا سکتا کہ اسکی نجات کس بنا پر عمل

میں آئے گی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی خطاؤں سے درگذر

علموم ہوا حضور ﷺ قبر انور میں تشریف فرمایا تو دروازہ کی مسافت پر رہنے والے

غلاموں کو دیکھ رہے ہیں ان کا سلام سنتے ہیں اور اسکے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

یہاں یہ واضح رہے کہ مکہ مکرمہ مدینہ منورہ سے تقریباً ۲۷۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

حضور ﷺ بے مثل ہیں

المسن و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثل ہیں آپ

کی مثل اور نظری محال ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں کہا

ہے کہ اگر خدا چاہے تو محمدؐ میسے کروڑوں پیدا کر سکتا ہے اسکی تردید میں مولا نا فضل حق

خیر آبادی نے اپنی کتاب اثناء الظییر میں تحریر کیا کہ حضور ﷺ کی مثل نظری محال اور

معتین بالذات ہے۔

حضرت دامت صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم

لوگوں میں سے کسی جیسا نہیں ہوں مطلب یہ کہ تم میں سے کوئی میری برادری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں وہ ہوں کہ اپنے رب نے حضور میں رات گزارتا ہوں۔ میرا کھانا اور پینا اللہ کی طرف سے ہے (جس مطلوب ترجمہ الحجہ ب ۳۵۵)

حضور ﷺ کی شفاعت

المسن و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ شفیع ہیں قیامت کے دن اپنی امت کیلے شفاعت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت کو قبول فرمائے آپ کی امت کو جنت میں داخل فرمائیں گا اور جہنم کے عذاب سے نجات عطا فرمائے گا۔

حضرت دامت صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں یہیں کہا جا سکتا کہ اسکی نجات کس بنا پر عمل میں آئے گی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی خطاؤں سے درگذر کر دے یا یغیرہ کی شفاعت اسکی بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

(جس مطلوب ترجمہ الحجہ ب ۳۶۱)

اللہ کے ولی کا قول موجودہ دور کے نام نہاد محققین کیلئے لمحہ فکر یہ ہے جوانہ جائی دیدہ دلیری سے حضور ﷺ کی شفاعت کا انکار کرتے ہیں۔

پابندی سنت کی ترغیب

حضور ﷺ کی ہر سنت باعث برکت ہے آپ کی زندگی کا ہر عمل امت کیلے بہترین نمونہ ہے۔ حضرت دامت صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا: مسافر کو چاہیے کہ تحقیق سنت کو ہمیشہ ملاحظہ کرے اور جب کسی کے ہاں مقیم ہو تو کمال احترام کے ساتھ اسکے قرب ب پہنچ، سلام کئے، جو تا اتارتے وقت پہلے ہائیں پاؤں کو باہر لے کر حضور ﷺ یونہی کیا کرتے تھے۔

(جس مطلوب ترجمہ الحجہ ب ۳۶۱)

السیاری رضی اللہ عنہ کے ذکر میں ارشاد فرمایا۔

پیدائشی اعتبار سے آپ کا تعلق ایک ایسے گرانے سے تھا جو نہ صرف علم و فضل بلکہ تمول و ثروت میں بھی امتیازی شان رکھتا تھا اور پورے مردوں میں جاہ و مرتبہ کے لحاظ سے کسی شخص کو بھی ان کے خاندان پر برتری حاصل نہ تھی۔ بہت سی جائیداد و رشی میں پائی گئیں وہ تمام کی تمام دراثت اور مال و جائیداد وَجَهَ بَرَبِّ الْجَنَّاتِ کے دو موئے مبارک کے عوض دیدی اور اللہ تعالیٰ نے انہی موئے مبارک کی برکت سے انہیں دولت توہبہ سے سرفراز فرمایا۔ وصال کے وقت وصیت کی کہ وہ موئے مبارک ان کے منہ میں رکھ دیئے جائیں۔ (معجم مطلوب ترجمہ الحجۃ ب ۳۶۳)

یہ اقتباس ان لوگوں کیلئے لمحہ فکر یہ ہے جو تبرک پاکارا صاحبین کے مکر ہیں۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ سنت و جماعت کے نزدیک حضور ﷺ کو پونتیس (۳۲) معراجیں عطا کی گئیں۔ جن سے تینیں معراجیں روحانی اور ایک جسمانی ہے جس کا ذکر سبھن الذی اسری بعدده لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی میں کیا گیا ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب کشف الحجۃ اگرچہ تصوف کے مفہوم پر کمی گئی ہے تاہم حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے معراج النبی ﷺ کا ذکر نہیں بخدا یہ میں فرمایا ہے۔

جب معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کو محل قرب میں لا یا گیا تو آپ کے نفس کا رشتہ عالم کوں و فساد سے منقطع ہو گیا اور اس درجہ تک کہ آپ کا نفس دل کے

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی

چاہیاں عطا فرمائیں

اللہ سنت و جماعت کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مالک کل اور میر کل ہنادیا ہے۔

حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

خالق کل نے آپ کو مالک کل ہنا دیا
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں آپ کے خالی ہاتھ میں

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا۔ اور فقط حضرت مجرم مطلع ﷺ کی اقتدا ہے کہ خداۓ عزوجل نے روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دے دیں اور فرمایا کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ اور ان خزانوں کو مصرف میں لاتے ہوئے تجلی و شوکت سے بسر کچھ تو حضور ﷺ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں ان کا طالب نہیں ہوں۔ (معجم مطلوب ترجمہ الحجۃ ب ۸۷)

یہ اقتباس ان لوگوں کے لئے لمحہ فکر یہ ہے جو کہتے ہیں جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی برکت اور بال مبارک کی شان

اللہ سنت و جماعت کے نزدیک ہر وہ چیز جسکی نسبت حضور ﷺ کی ذات پاک کے ساتھ ہو جائے وہ معزز، متبرک و محترم ہو جاتی ہے اور اس سے تبرک حاصل کرنا شرعاً جائز ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے حضرت ابوالعباس القاسم بن مہدی

حضرت حارش کی وسعت نظر

جب حضرت حارش رضی اللہ عنہ حنور مُحَمَّدِ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا کہ اے حارش تو نے صحیح کیوں کر کی؟ حارش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک بچے مومن کی طرح حنور^{صلی اللہ علیہ وسلم} نے فرمایا اے حارش اپنی بات پر غور کر لے۔ کیونکہ ہر چیز کیلئے ایک حقیقت ہوتی ہے چنانچہ تو یہ تھا کہ تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ حارش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ^{صلی اللہ علیہ وسلم} میں نے اپنے نفس کو دینا سے ملبدہ کر لیا ہے اور اس سے دور ہو چکا ہوں اسے اس دنیا کے پتھر، مٹی، سونا، چاندی میں سے نزدیک یک یکساں ہیں۔ میں نے راتیں جائے جائے کاٹ دی ہیں دلوں کی پیاس میں نے برداشت کی ہے اور اب یہ حالت ہے گویا میں اپنے رب کو عرش پر صاف سامنے دیکھ رہا ہوں۔ الٰہ جنت کو میری نہاں گیا ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوئے دیکھ رہی ہیں اور الٰہ دوزخ باہم سختم سختا ہو رہے ہیں۔

(جُنْ مطلوب ترجمہ الحجوب ۷۹)

۳۔ شیخ کو مرید کے تمام احوال سے واقف ہوتا جائے

چاہیئے کہ (شیخ) خود بھی مستقیم الحال ہو اور راه طریقت کے تمام شیب و فراز دیکھئے ہوں اور احوال طریقت کا ذائقہ چکھے ہوئے ہو، راہ سلوک کے لطف سے واقف ہو، غلبہ حال سے آشنا اور سرور جمال کا شناسا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ مرید کے حال سے پوری طرح مطلع ہو کر اسکی انجما کو نے مقام پر ہو گی۔

(جُنْ مطلوب ترجمہ الحجوب ۱۰۶)

مقام تک پہنچ گیا دل نے جان کا درجہ حاصل کر لیا، جان محل باطن میں جا پہنچی۔ اور باطن جملہ درجات سے قائمی ہو گیا مقامات محدود ہو گئے، نشانوں کا نشان تک باقی نہ رہا، عین مشاہدہ میں مشاہدہ سے غائب، بلکہ غائب سے بھی غائب، آپ کے انسانی خواص کا نام و نشان تک نہ رہا، نفسانی ماڈہ جل کر خاکستر ہو گیا، تو ای یہی نیست و نابود ہو گئے۔ شواہدربانی اپنی ولایت میں از خود جلوہ گر ہو گئے۔ مقصود کا مقصود سے ملاپ ہوا اور نکارہ خداوندی میں کھو گئے۔ (جُنْ مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۸۵)

علم غیب

آیات قرآنی، احادیث طیبہ اور اکابر علماء کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے اس نے کسی سے علم حاصل نہیں کیا۔ حنور^{صلی اللہ علیہ وسلم} اور دیگر انبياء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے بعض غیوب کا علم عطا فرمایا اور انہیم علیہم السلام کے واسطے سے اولیاء کرام کو بھی کچھ علوم غیبیہ حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف کشف الحجوب کے مختلف مقامات میں تصریح فرمائی ہے کہ اولیاء دلوں کے مجید جانتے ہیں، اپنے مریدوں کے احوال سے باخبر ہوتے ہیں اور دور سے سننے کی بھی انہیں قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس بارے میں کشف الحجوب شریف کے اقتباسات حسب ذیل ہیں۔

ا۔ ولی کی وسعت نظر

لیکن نور محبت اور نور توحید سے منور دل کی بدولت ہم اس دنیا میں اور اس دنیائے عرش تک نگاہ دوڑاتے ہوئے امور عربی تک مطلع ہو سکتے ہیں۔

(جُنْ مطلوب ترجمہ الحجوب ۷۸)

۷۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے مرشد پاک کا کشف

حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہیں (اپنے شیخ کو) دھوکرانے کیلئے میں ان کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ میرے دل میں خیال آیا کہ جب سارے کام تقدیر اور قسمت سے وابستہ ہیں تو اچھے بھلے آزاد لوگ خواہ گواہ ہی ہوں کی غلامی کیوں اختیار کر لیتے ہیں؟ فوراً فرمائے گئے۔ بیٹھا مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تم کس خیال کو دل میں جگد دیئے ہوئے ہو گریا درکھوکہ ہر حکم کا ایک سبب ہوا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی معمولی پنجے کے سر پر تاج کرامت رکھ دے تو سب سے پہلے اسے توپ کی توفیق حاصل فرماتا ہے اور پھر اسے اپنے کسی دوست کی خدمت پر مأمور کر دیتا ہے تاکہ اسکی خدمت ہی اس کی کرامت کا سبب بن جائے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۲۲۳)

۸۔ ولی غیب پر مطلع ہو سکتا ہے

اور یہ بھی روا ہے کہ ایک صاحب ولایت خلائق اندیشوں سے باخبر ہو جائے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۳۶۹)

۹۔ ولی کی قوت سامعہ

حکایت ابو درداء اور سیمان رضی اللہ عنہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے اور کھانا کھا رہے تھے اور پیالہ کو تیغ پڑھتے ہوئے سن رہے تھے۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۲۲۵)

تصرفات اولیاء

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب کشف الحجۃ میں اس حقیقت کو واضح

۱۳۔ زگاہ ولی میں ٹائیگر

حضرت چنید سے روایت ہے کہ انہوں نے باب الطاق میں ایک بے حد حسین یہودی کو دیکھا تو چنید نے کہا بار خدا یا اسے میرے حوالے کر دے تو نے اس کس قدر جیل و ٹلسل بنایا ہے تھوڑی بھی دیر میں وہ یہودی ان کے پاس چلا آیا اور کہنے لگا کہ اے شیخ مجھے کلمہ شہادت پڑھائیے شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اسے کلمہ شہادت پڑھایا اور وہ مسلمان ہو گیا اور بالآخر اولیاء اللہ کے مقام تک پہنچا۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۱۱۰)

۱۴۔ ولی دلوں کے بھیجید جانتے ہیں

حکایت کے اختتام پر حضرت چنید رضی اللہ عنہ کا قول لفظ فرماتے ہیں۔

(اے مرید) تجھے خبر نہ تھی کہ اولیاء اللہ دلوں کے بھیجید سے بھی آگاہ ہوتے ہیں۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۲۲۱)

۱۵۔ کشف القلوب

ایک بوڑھے بزرگ نے بھجے تباہا کہ ایک روز میں (ابوالی احسن الدقاقي) کی جلس میں حاضر ہوا۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاہتا تھا کہ توکل کے کہتے ہیں اس وقت انہوں نے نہایت عمده طبری دستار سر پر باندھ رکھی تھی۔ میراں چاہا کہ کاش یہ میرے پاس ہوتی۔ بہرحال میں نے عرض کیا اے شیخ توکل کیا چیز ہے؟ فرمایا توکل یہ ہے کہ دوسروں کی دستار کی طبع تیرے دل میں باقی نہ ہے۔ یہ کہا اور دستار میرے آگے پھینک دی۔

(گنج مطلوب ترجمہ الحجۃ ۳۶۹)

۳۔ ورندوں پر ولی کا تصرف

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے مسحور ہے کہ ایک مرتبہ کہیں
چلے جا رہے تھے چلتے انہوں نے دیکھا کہ بہت سے لوگ عین راستے میں کھڑے
ہیں اور ایک شیر نے ان کا رستہ روک رکھا ہے عبد اللہ بن عمر نے کہا۔ اے کے! اگر تو
حکم الہی کے تحت وہاں کھڑا ہے تو بے شک کھڑا رہ اور اگر ایسا نہیں تو پھر راستہ
چھوڑ دے تاکہ ہم یہاں سے گزر سکیں۔ شیر اٹھ کھڑا ہوا پھر عبد اللہ سے پیار کر کے
جگل کے اندر چلا گیا۔ (عجم مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۷۵)

قبور اولیا سے استمد او، اگلی زیارت، ان پر چلہ کشی، ان سے
مردیں مانگنا، اولیاء کا وسیلہ اور انکے مزارات پر چادر چڑھانا
سلف صالحین کا معمول اور الحدث کا مسلک ہے حضرت داہی عجم بخش علیہ
الرحمۃ کی کتاب کشف الحجوب میں ان عنوانات پر منکتو کی گئی ہے۔ جنکی مختصر تفصیل
حسب ذیل اقتباسات سے واضح ہے

۱۔ مزار کی زیارت اور چلہ

حضرت داہا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے ایک واقعہ
پیش آیا اور میں نے اس امید پر کہ وہ مسئلہ جلد حل ہو جائے بے حد کوشش کی لیکن وہ حل
نہ ہوا۔ اس سے قبل بھی ایک واقعہ مجھے اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آچکا تھا اور تب میں نے
شیخ بازیز یہ کے مزار کی مجاورت اختیار کر کے اسے حل کیا تھا جتنا نچا اس مرتبہ بھی میں نے اور
ہی کا قصد کیا اور تین ماہ تک ان کے مزار پر مجاور رہا۔ (عجم مطلوب ترجمہ الحجوب ۱۲۶)

کیا ہے کہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت و طاقت سے کائنات میں تصرف
کرتے ہیں اور وہ با اختیار ہوتے ہیں۔ حسب ذیل اقتباسات ملاحظہ ہوں
۲۔ تمہارے منہ سے جو کلی وہ بات ہو کے رہی

حضرت ابوالقاسم علی الگرگانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت داہا
صاحب علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ ”لسان الوقت“ ہیں۔ (وقت کی زبان)
یعنی جو کچھ اگلی زبان سے لکھتا ہے پورا ہو کر رہتا ہے۔

(عجم مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۷۸)

۲۔ ولی کا ہوا پر تصرف

حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو ہوائیں
پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ تجھے یہ مقام کیوں حاصل ہوا؟ اس نے
کہا کہ میں نے ہوا (یعنی خواہش نفس) کو قدموں تک روند ڈالا تو میرے قدم ہوا
میں بلند ہو گئے یعنی میں ہوائیں اڑ رہا ہوں۔ (عجم مطلوب ترجمہ الحجوب ۳۳۲)

۳۔ ولی کا پانی پر تصرف

اور یہ واقعہ بھی مشھور ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت علام بن الحضر می کو ایک غزوہ پر
مامور فرمایا راستے میں انہیں (حضرتی) کو دریا عبور کرنا تھا۔ انہوں نے اس پر قدم رکھا
اور سب یوں دریا پار کر گئے کہ پاؤں بھی ترنہ ہونے پائے۔

(عجم مطلوب ترجمہ الحجوب ۲۷۳)

۲۔ خاص مقام یا بزرگ کی زیارت کیلئے سفر جائز ہے

جب کوئی درویش اقامت چھوڑ کر سفر اختیار کرتے تو اسکے ادب کی ایک شرط یہ کہ اس کا سفر کسی خاص نیک مقصد کے تحت مثلاً حج، جہاد، خاص مقام کی زیارت، کسی روحانی فائدے، حالش علم یا مشائخ میں سے کسی شخص کی زیارت وغیرہ کے سلسلہ میں ہو۔ (مختصر مطلوب ترجیح کشف الحجہ ب ۵۶۱)

غیر اللہ سے مدد مانگنا

اویاء اللہ اور انجیامِ کرام سے مدد مانگنا جائز ہے جبکہ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حقیقت امداد اور رب تعالیٰ ہی کی ہے یہ حضرات اسکے مظہر ہیں اور مسلمان کا یہ ہی عقیدہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا ہے۔
تیری وجہ غلق سے سوال کرنے کی یہ ہوتی ہے کہ حرمت حق طوڑ رہے کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ دنیا کا جو کچھ مال و مالاک ہے سب اللہ کا ہے اور لوگ اس مال و ممالک کے فقط وکیل یا مگر ان ہیں چنانچہ سائل جس چیز کی ضرروت محسوس کرتے ہیں تو ادھر ہی جاتے ہیں اور اسکے وکیلوں سے اپنا حصہ طلب کرتے ہیں اور جنہیں چاہتے کہ ذرا ذرا اسی چیز برادرست اسی سے طلب کرتے رہا کریں جبکہ وہ سمجھتے ہیں بلکہ دیکھتے ہیں کہ ان کا ان وکیلوں سے طلب کرنا دراصل اسی سے طلب کرنا ہے (کہ وہ اس کے وکیل تو ہیں پس جانا چاہیے کہ وہ بنده جو اپنی طلب وکیل کو پیش کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت و عزت کے نزدیک تر ہے پہ نسبت اسکے جو خود اللہ تعالیٰ ہی سے اپنا حصہ طلب کرنے لگے پس ان کا غیر سے سوال کرنا حضوری حق اور اقبال حق کی وجہ سے ہوتا ہے۔ نہ اسکے

۲۔ قبور اولیاء سے استمد اور ان سے مرادیں مانگنا

حضرت ابوالعباس القاسم بن مهدی السیاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ آج تک ان کی قبر مروہ میں موجود ہے اور لوگ وہاں مرادیں مانگتے جاتے ہیں اور بڑی بڑی مہماں سر کرنے کیلئے ان سے طالب امداد ہوتے ہیں اور ان کا تحریر کا میاب رہتا ہے۔ جسے اکثر آزمایا جا چکا ہے۔ (مختصر مطلوب ترجیح الحجہ ب ۲۶۳)

۳۔ ولی کے مزار کی مجاورت اور مزار کی چادر

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں ہمنہ میں شیخ ابو سعید کے مزار پر تھا بیٹھا ہوا تھا کہ ان دونوں بھی میر اعمول تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید کبوتر آیا اور اس غلاف کے نیچے جا گھسا جوان کی تربت پر ڈالا گیا تھا میں نے دل میں کہا کسی سے چھٹ کریاں آگساتے ہیں ان ائمہ کو غلاف اٹھایا تو وہاں کچھ بھی نظر نہ آیا۔ دوسرے دن اور تیسرے دن بھی یہی کچھ مجھے دھکائی دیتا رہا اور میں غرق حیرت رہ گیا۔ آخر ایک رات میں نے صاحب تربت کو خواب میں دیکھا تو اس واقعہ کے بارے میں ان سے پوچھا۔ فرمائے گئے کہ وہ کبوتر میرے معاملات کی صفائی ہے جو روز قبر کے اندر میرے صحبت میں بیٹھنے کیلئے آیا کرتی ہے

(مختصر مطلوب ترجیح الحجہ ب ۳۷۹)

معلوم ہوا بزرگوں کی قبر پر چادر چڑھانا صدیوں سے مسلمانوں کا معمول ہے نہ کہ بدعت اور شرک۔

اور میں کہ علی بن عثمان جلابی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کا طلبگار ہوں۔ ایک دن ملک شام میں تھا۔ وہاں ایک دن موذن رسول ﷺ کے مزار پر سورہ تھا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ کہ میں ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ باب نبی شیب سے اندر تشریف لائے اور ایک بوڑھے کو یوں آغوش میں لیے ہوئے ہیں جیسے کہ پیارے چھوٹے بچوں کو اٹھایتے ہیں۔ میں نے دوڑ کر حضور ﷺ کے پاؤں اور ہاتھوں کو چوم لیا اور جیران تھا کہ آخر وہ (بوزہا) کون ہے؟ اور یہ کیا ماجرا ہے؟ حضور ﷺ نے میجرانہ انداز میں مرے دل کی بات معلوم کر لی اور فرمایا کہ یہ تمہارے اور تمہارے اہل دیار کے امام یعنی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (عجیب مطلوب ترجحہ کشف الحجب ۱۷۰)

اس خواب سے حسب ذیل مسائل معلوم ہوئے

۱۔ حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ کے زد دیک بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا جائز ہے۔ شرک نہیں

۲۔ حضور ﷺ غیب جانتے ہیں۔

۳۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت ابوحنیفہ حضرت داتا صاحب کے امام ہیں اور ان کے ہم وطنوں کے بھی۔

۴۔ حضور ﷺ نے حضرت امام ابوحنیفہ کی امانت پر مہر تقدیم ہبہ فرمائی۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر

۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ کا نام نہمان بن ٹابت بن زوٹی۔ حضرت زوٹی فارسی انسل ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عاشق زارتے اور مقررین میں سے تھے۔

کہ وہ اس سے غیبت یا روگروانی کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔
(عجیب مطلوب ترجحہ کشف الحجب ۱۷۰)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی شان

حضرت داتا عجیب بخش علیہ الرحمۃ جنکی ولادت مسلمہ ہے آپ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ اگر تقلید شرک ہوتی یا حرام تو آپ جیسے ولی اللہ کسی کے بھی مقلد نہ ہوتے۔ اسی طرح حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی حضرت امام احمد بن حبیل رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان بیان فرماتے ہوئے حضرت محبی بن معاذ الرازی رضی اللہ عنہ کا خواب نقل فرماتے ہیں۔

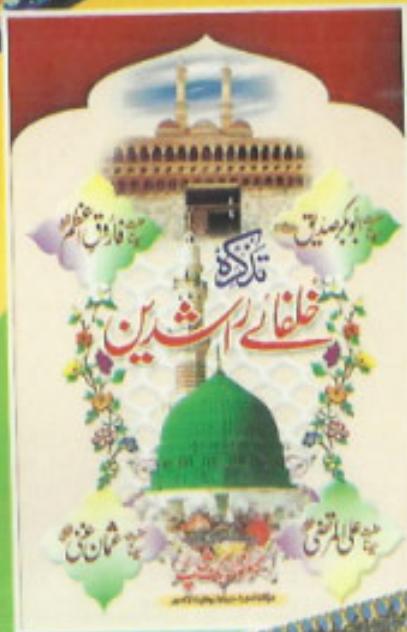
انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی ہے۔ میں نے عرض کیا

یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں حلاش کروں؟ آپ نے فرمایا مجھے ابو حنیفہ کے علم میں حلاش کرو۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں زہد و عبادت میں ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بیشمار مناقب اور فضائل مشہور ہیں اور اس قدر ہیں کہ یہ کتاب ان کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ (عجیب مطلوب ترجحہ کشف الحجب ۵۸۳)

تقلید امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمۃ نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی۔ اسکی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

- ۱۔ ۸۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۵۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔
- ۲۔ تابعی ہیں چار صحابہ سے ملاقات کی اور ان سے احادیث حاصل کیں۔
- ۳۔ انس بن مالک بن بصرہ میں۔ عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہیل بن محمد مدینہ میں طفیل عامر کہہ میں۔
- ۴۔ حضور علیہ اصلوٰۃ والسلام کے زندہ جاوید مجزہ ہیں۔ مسلم اور بخاری میں ہے "الزی نفسم بیده لو کان الدین معلقاً بالشیرا لتنا ولہ رجل من فارس"۔
- ۵۔ آپ کے ایک لاکھ شاگرد ہیں۔ آپ کے ایک شاگرد امام محمد نے نوسونے دینی کتابیں تصنیف کیں۔
- ۶۔ عشاء کے وضو سے چالیس سال تک نماز فجر ادا کی۔
- ۷۔ ایک سورت پر خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی مزار کا فیض بتکوں امام شافعی جاری ہے۔
- ۸۔ بیٹھا راولیاءِ حق تھے۔ ابراہیم ادھم، شقین بھنی، معروف کرخی، بازیز یہود بسطامی، فضیل بن عیاض وغیرہم۔



کرمائوں الہبی شاپ

دوکان نمبر ۲۔
دربارہ مارکیٹ
لامور

Voice: 042-7249515